OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:4, Issue: 2, Jul -Dec 2023
DOI:10.51665/al-duhaa.004.02.0231, PP: 69-90

تحصیل بریکوٹ میں پائے جانے والی قرآنی نباتات پر دور حاضر کے ماحولیاتی تغیرات کا اثر: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ایک مطالعاتی جائزہ

Effect of Modern Enviromental Changes on the Qurānic Plants found in Tehsil Barikot: A Study Review in the light of Islamic Teachings

Published: 25-12-2023
Accepted: 10-12-2023
Received: 20-11-2023

Dr. Burhan Ud Din
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Government Post Graduate Jahanzeb College Saidu Sharif
Email: burhanuddinjcs@gmail.com

Abdullah
BS Research Scholar, Department of Islamic Studies, Government Post Graduate Jahanzeb College Saidu Sharif Swat
Email: abdullahjan31199@gmail.com

Ibrahim Khan
BS Research Scholar, Department of Islamic Studies, Government Post Graduate Jahanzeb College Saidu Sharif Swat
Email: Ik5632203@gmail.com

Abstract

All plants that grow on the earth are important, and clearly show the signs of Allah's majesty. Plants are the great blessings of Allah. Plants are recognized as the basic of life. If these bridges were not planted, the land would have presented a scene of desolation and living would have been very difficult. It is certain that whatever God has created it is not useless, behind every blessing there is significance. Plants are a beautiful gift of nature. Plants not only protect the environment from pollution, rather they also purify the air from harmful substances by producing oxygen. One big tree produces in one day worth of oxygen for four people. Through it, humans get physical comforts as well as mental happiness and peace. Human life and plants are inseparable from each other. Allah almighty has made man as a means for plants to flourish. Plants protection is an important sector for the development of agricultural economy and improvement of crop productivity.

Keywords: *Quran, Plants, Modern Enviromental Changes, Tehsil Barikot.*

CC BY

تعارف:

علاقہ بریکوٹ صوبہ خیبر پختونخوا (1) کے ضلع سوات کا ایک تحصیل ہے، جو مینگورہ (2) سے تقریبا 15 کلومیٹر کی مسافت پر واقع ہے۔ پرانے زمانے میں بریکوٹ کو " بازیرہ [3] " کہا جاتا تھا۔ سکندر اعظم [4] کے دور کا بازیرہ اور آج کا بریکوٹ، سوات کا ایک قدیم قصبہ ہے، بریکوٹ کشان عہد سلطنت (دوسری صدی قبل مسیح) میں آباد ہوا۔ بریکوٹ سوات، بدھ مت اور ہندومت کے قدیم آثار کی بہت بڑی آماجگاہ رہا ہے۔ بریکوٹ میں شنگردار سٹوپا [5] اور املوک درہ سٹوپا [6] کافی اہمیت رکھتا ہے۔ یہ سٹوپا اور اس سے متعلق دیگر آثار قدیمہ آج بھی اپنی اصل شکل میں محفوظ ہیں۔ ہزاروں سال گزرنے کے باوجود یہ کھنڈرات محفوظ رہے ہیں۔ آس پاس کے تمام چھوٹے بڑے گاؤں بھی قدیم تاریخی ورثے کی وجہ سے تاریخی اہمیت کے حامل ہیں۔

اس زمین پر اگنے والے تمام پودے کسی نہ کسی انداز میں اہم ہیں اور واضح طور پر اللہ کی عظمت کی نشانیاں پیش کرتے ہیں۔ نباتات اللہ تعالیٰ کے عظیم نعمتوں میں سے ہیں -نباتات کو زندگی کی بنیاد کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ اگر یہ پھل پودے نہ ہوتے تو زمین ویرانی کا منظر پیش کرتی ہوتی اور زندگی گزارنا بہت مشکل ہوتی۔ یہ مسلمات میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بھی چیز پیدا کی ہے وہ بے فائدہ نہیں ہے ہر ایک نعمت کے پیچھے اس کی اہمیت بھی ہوتی ہے۔ پودے قدرت کا حسین تحفہ ہیں۔ پودے نہ صرف ماحول کو آلودگی سے بچاتے ہیں بلکہ آکسیجن پیدا کرکے فضا کو مضر مادوں سے بھی پاک کرتے ہیں-ایک بڑی درخت چار افراد کے لیے ایک دن کی آکسیجن پیدا کرتی ہے اس کے ذریعے انسانوں کو جسمانی آسائشوں کے ساتھ ساتھ ذہنی خوشی اور سکون حاصل ہوتا ہے-انسانی زندگی اور پودے ایک دوسرے کے لیے لازم وملزوم ہیں-اللہ تعالیٰ نے انسان کو نباتات کے پھلنے پھولنے کا ذریعہ بنایا ہے زرعی معیشت کی ترقی اور فصلوں کی پیداواری صلاحیت کی بہتری کے لیے تحفظ نباتات ایک اہم شعبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو نباتات کے پھلنے پھولنے کا ذریعہ بنایا ہے زرعی معیشت کی ترقی اور فصلوں کی پیداواری صلاحیت کی بہتری کے لیے تحفظ نباتات ایک اہم شعبہ ہے۔ [7]

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَهُوَ الَّذِيٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ" [8]

"اور اللہ وہی ہے جس نے تمہارے لئے آسمان سے پانی برسایا- پھر ہم نے اس کے ذریعے ہر قسم کی کونپلیں اگائیں اِن (کونپلوں) سے ہم نے سبزیاں پیدا کیں جن سے ہم تہہ بر تہہ دانے نکالتے ہیں، اور کھجور کے گابھوں سے پھلوں کے وہ گچھے نکلتے ہیں جو (پھل کے بوجھ سے) جھکے جاتے ہیں، اور ہم نے انگوروں کے باغ اگائے، اور زیتون اور انار جو ایک دوسرے سے ملتے جلتے بھی ہیں، اور ایک دوسرے سے مختلف جب یہ درخت پھل دیتے ہیں تو ان کے پھلوں اور ان کے پکنے کی کیفیت کو غور سے دیکھو- لوگو! ان سب چیزوں میں بڑی نشانیاں ہیں (مگر) ان لوگوں کے لیئے جو ایمان لائیں" [9]

اس آیت میں نباتات سے متعلق یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا اور اس

کے ذریعے سے ہر قسم کے نباتات پیدا کیے، کھجور اور انگور کے باغات اگائے زیتون اور انار بھی پیدا کئے جو ایک دوسرے سے ملتے جلتے بھی ہیں اور ایک دوسرے سے مختلف بھی ہیں۔اور جب یہ پھل پک جاتے ہیں تو ان کی پکنے کی کیفیت کو غور سے دیکھنے میں ایمان والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ بعض پھل دیکھنے میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں،اور بعض صورت اور ذائقے میں ایک دوسرے سے مختلف بھی ہوتے ہیں- اور دوسرا مطلب یہ بھی ہے کہ جو پھل دیکھنے میں ملتے جلتے نظر آتے ہیں،ان کی خصوصیات ایک دوسرے سے الگ ہوتی ہیں۔

نباتات کی اہمیت:

اس موضوع پر بحث اس لیے ضروری ہے کہ نباتات انسانی زندگی میں کتنی اہمیت کی حامل ہیں،یہ نہ صرف ماحول کو صاف رکھتی ہیں بلکہ انسانی اعضائی زندگی (چاہے وہ اکسیجن کے شکل میں ہو یا کسی اور انسانی ضروریات کے شکل میں ہو) میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔پودے روئے زمین کی ہر چیز کو فطرتی حسن سے مزین کرتے ہیں۔اگر زمین پر پودے نہ ہوتے تو یہ دنیا ایک ویران خطہ سے زیادہ کچھ نہیں ہوتی۔

ہماری زندگی کی اہم بنیادی ضرورتیں انہی پودوں اور درختوں کے ذریعے حاصل ہوتی ہیں۔ جلانے کے لئے ایندھن ہو یا ضروریات کے لئے لکڑی کا حصول کھانے کے لئے قسم قسم کے مزیدار پھل،ماحول کو مزین کرتے حسن پھول، حتیٰ کہ جانوروں کی خوراک کے لئے چارے کا حصول،ان سب کے لئے انسان کا انحصار پودوں پر ہے[10]۔

علاقہ بریکوٹ میں پائے جانے والے قرآنی نباتات:

1۔انگور:

قرآنی نام	عنب
اردو نام	انگور
پشتو نام	کوَر
انگریزی نام	Grapes
نباتاتی نام	Vitis Vinifera
قرآن میں تذکرہ	دس مرتبہ آیا ہے
البقرۃ	آیت:266
الانعام	آیت:99
الرعد	آیت:4
النحل	آیت:11
بنی اسرائیل	آیت:91
الکھف	آیت:32
المؤمنون	آیت:19

یٰس آیت: 34

النباء آیت: 32

عبس آیت: 28

انگور کا شمار قدرت کی بہترین نعمتوں میں کیا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں اس کا ذکر عنب اور اعناب (جمع) کے نام سے مندرجہ بالا دس سورتوں میں کیا گیا ہے۔ تحقیق کے مطابق علاقہ بریکوٹ میں ہر تیسرے چوتھے گھر میں اس کا پودا ہوتا ہے اور وہ کافی اچھی حالت میں پھل دیتا ہے۔ علاقہ بریکوٹ میں کالے رنگ کے قدرتی انگور کے پودے پہاڑوں میں ہوتے تھے اور وہ بھی بہت اچھے پھل دیتے۔ تحقیق کے مطابق اس کی کم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان ہی پودوں کو لوگوں نے کاٹ دیا۔ اور اس کے مقابلے میں (Hybrid) پودوں کو زیادہ اہمیت دی گئی[11]

کہا جاتا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں بھی انگور کی پہلے سے کاشت ہو رہی تھی۔ چنانچہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ کھجور کے بعد تمام پھلوں میں انگور کی تاریخ قدیم ترین ہے[12]۔

انگور کا سب سے بڑا عجوبہ یہ ہے کہ اس میں انسان کے ہاتھ سے تربیت حاصل کرنے کی حیرت انگیز صلاحیت ہے۔ اسے قلموں کے ذریعے لگایا جاتا ہے۔ سبز چوڑے پتوں کے ساتھ جب پودا بڑھنا شروع ہوتا ہے تو چھتری یا سہارے کے ذریعے اوپر چڑھنے والی بیل، دیواروں یا دروازوں پر لٹکنے والی، کوئی سہارا نہ ہو تو زمین پر پھیلنے والی، اوپر سے کاٹتے رہو تو سات آٹھ فٹ بلند مضبوط جھاڑی۔ بار بار شاخوں کو اپنے سہارے پر کھڑا ہونے کی تربیت دیتے رہیں اور کاٹتے رہیں تو مناسب اور مضبوط تنے کا درخت۔ غرض یہ کہ جیسے چاہے اسے بنالیں یہ انسان کے ساتھ ہر حال اور سانچے میں ڈھلنے اور پھل دینے کے لئے تیار ہے۔ فرمانبرداری کی یہ خوبی شاید ہی کسی اور پودے میں اس حد تک پائی جاتی ہو۔ اگر اوپر چڑھنے کے لئے کسی رسی یا تار کا سہارا مل جائے تو یہ اپنے چھوٹے لیکن مضبوط سے تنے کے ساتھ یہ ستر اسی فٹ تک کی بلندی کو چھو سکتا ہے اور ایک پورے گھر کو اپنی ٹہنیوں اور گھنے پتوں سے ڈھانپ سکتا ہے۔ انگور کا ایک اور عجوبہ یہ ہے کہ سرد موسم آتے ہی یہ ایسے سو جاتا ہے جیسے مردہ ہو چکا ہو۔ پورے موسم سرما میں یہ خشک لکڑی بن جاتا ہے اور اس وقت اس پر آرا چلایا جائے یا کلہاڑا تو کوئی پانی یا رس نہیں نکلے گا۔ سوکھا، بلکل مردہ ہونے کی یہ کیفیت کم ہی کسی اور پودے کو دیکھنے کو ملتی ہیں۔ موسم بہار آتے ہی اس کا خون رواں دواں ہو جاتا ہے۔ زندگی واپس آجاتی ہے اور نئے پتوں کے ساتھ ہی پھول ہلکے خوشبودار اور پھل گچھوں کے شکل میں نمودار ہو جاتا ہے، کسی کا پھل پکنے پر زرد کسی کا سرخ وسیاہ ہوتے ہیں[13]

انگور سے متعلق قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ اَعْنَابٍ" [14]

"کیا تم میں سے کوئی پسند کرے گا کہ اس کا کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو"۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارکہ ہے:

"اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنْ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ[15]"

"آپ ﷺ نے فرمایا اپنے حاکم کی سنو اور اطاعت کرو، خواہ ایک ایسا حبشی غلام تم پر کیوں حاکم نہ بنا دیا جائے

جس کا سر سوکھے ہوئے انگور کے برابر ہو۔"

اسی طرح ارشاد ہے:

"قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيَقُولُونَ الكرم إنما الكرم قلب المؤمن[16] "

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، لوگ انگور کو کرم کہتے ہیں کرم تو مومن کا دل ہے"

2۔ بیری:

قرآنی نام	سدرۃ
عربی نام	عناب
اردو نام	بیری
پشتو نام	مخرئی
انگریزی نام	Jujube
نباتاتی نام	Ziziphus Mauritiana
قرآن میں تذکرہ	چار مرتبہ آیا ہے
السباء	آیت: 16
النجم	آیت: 7 اور 18
الواقعہ	27-31

قرآن کریم میں لفظ "سدرہ" کا ذکر چار بار آیا ہے، سورۃ النجم میں اس کا ذکر دو مرتبہ آیا ہے جب کہ سورۃ الواقعہ اور سورۃ سبا میں ایک ایک دفعہ ہوا ہے۔علاقہ بریکوٹ میں بیری کا درخت پہلے سے تھا۔ لیکن بعد میں آنے والے موحولیاتی تغیرات و تعمیرات کی وجہ سے وہ ختم ہوگئے، بیر کا درخت پہلے سے کم تھے یعنی مخصوص جگہوں میں ہوتے تھے جو آج کے دور میں بہت کم نظر آتے ہیں۔اس کی ختم ہونے کی کئی وجوہات بتائی جاتی ہے کہ سب سے۔بڑی وجہ یہ ہے کہ آبادی زیادہ ہو گئی اور زمین کم پڑ گئی تو اس لئے ان کو کاٹا گیا۔دوسری وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے جگہ جگہ دوسرے پھلوں کے باغات لگائے شفتالو، خوبانی، انار وغیرہ اس کی وجہ سے بھی ان درختوں کو کاٹا گیا کیونکہ ان باغات کے آمدنی زیادہ تھی۔ تیسرا آثر اس پر یہ ہوا کہ جگہ جگہ فیکٹریاں بنائی گئی، پراپرٹی، سروس سٹیشن، اور اسی طرح زیادہ تر زمین لوگوں نے ہموار کرکے اس میں کھیت بنائے جن میں پیاز، ٹماٹر، اور چاول کی کاشت کی جاتی ہے۔ان وجوہات کی بناء پر یہ پودا ختم ہو گیا[17]۔

قرآن کریم میں بیری کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّ اَثْلٍ وَّ شَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ"[18]

"پھر بھی انہوں نے (ہدایت سے) منہ موڑ لیا، اس لیے ہم نے ان پر بند والا سیلاب چھوڑ دیا، اور ان کے دونوں طرف کے باغوں کو ایسے دو باغوں میں تبدیل کر دیا جو بدمزہ پھلوں، جھاؤ کے درختوں اور تھوڑی سی بیریوں پر مشتمل تھے۔"

حدیث میں ہے کہ:

"عَنِ ابْنِ عباس[19] رضي الله عنهما قَالَ :بَيْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ : فَأَوْقَصَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وكفنوه في ثوبين ولا تمسوه طيبا ولا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ وَلَا تُحَنِّطُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يوم القيامة ملبيا[20]"

"ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عرفات میں ٹھرا ہوا تھا کہ اپنی اونٹنی سے گر پڑا اور اس کی گردن توڑ دی، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اسے پانی اور بیری سے غسل دے کر دو کپڑوں (احرام والوں ہی میں) کفنا دو لیکن خوشبو نہ لگانا، نہ سر چھپانا اور نہ حنوط لگانا کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت میں اسے لبیک پکارتے ہوئے اٹھائے گا۔"

3۔لوکی:

قرآنی نام	یقطین
اردو نام	لوکی/کدو
انگریزی نام	Bottle gourd
پشتو نام	کدو
نباتاتی نام	Legendaria Gourd
قرآن میں تذکرہ	ایک مرتبہ ہے
الصافات	146/139

لوکی یا کدو کا ذکر قرآن مجید میں ایک مرتبہ آیا ہے۔یہ پودا علاقہ بریکوٹ میں کاشت کیا جاتا ہے۔اس پودے سے نہ صرف غذائی ضروریات پوری ہوتی ہیں بلکہ یہ پودا کئی بیماریوں میں بھی کارآمد ہے۔اس سبزی کی دو قسمیں ہیں۔ایک کو لمبی کدو اور دوسرے کو گول کدو کہتے ہے۔ گول کدو کی تین قسمیں جب کہ لمبی کدو کے دو قسمیں ہوتے ہیں۔ یہ قرآنی پودا آج بھی علاقہ بریکوٹ میں بہت وافر مقدار میں ہوتا ہے اور لوگ اس کو کھیت کی ایک سائیڈ میں بوتے ہیں[21]

کدو کے حوالے سے قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَ اَنْۢبَتْنَا عَلَیْهِ شَجَرَةً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ"[22]

"اور ان کے اوپر ایک بیل دار درخت اگا دیا"

علماء کی آراء:

سید ابوالاعلیٰ مودودی[23] (تفہیم القرآن) لکھتے ہیں کہ عربی میں "یقطین" سے مراد کدو یا لوکی کی طرح کی بیل ہے اور حضرت یونس علیہ السلام کے لئے یہ بیل اس لئے اگائی گئی تھی کہ وہ اس کا پھل کھا سکیں اور اس کے سائے میں شدید دھوپ سے اپنے آپ کو بچا سکیں۔

مولانا اشرف علی تھانوی نے اس لفظ کا مطلب صرف "بیل" لکھا ہے جبکہ مولانا فتح محمد جالندھری نے اس کا معنیٰ "کدو" بیان کیا ہے[24]۔

4۔ لہسن

قرآنی نام	فوم
اردو نام	لہسن
پشتو نام	اوگہ
انگریزی نام	Garlic
نباتاتی نام	Allium Sativum
قرآن کریم میں تذکرہ	ایک مرتبہ آیا ہے
البقرۃ	آیت 61

عربی زبان میں لہسن کو عام طور پر ثوم کہا جاتا ہے۔ لیکن اس کا قرآنی نام فوم ہے۔ لہسن دو قسم کا ہوتا ہے ایک وہ جو عام طور بازار میں بکتا نظر آتا ہے یعنی کئی پوتھیوں یا تریوں والا، سفید یا ہلکے گلابی چھلکوں کے اندر ملفوف دوسرا پیاز کی طرح ایک ہی بڑی پوتھی پر مشتمل ہوتا ہے۔ علاقہ بریکوٹ میں لہسن کے کاشت پہلے سے آج تک ہوتا ہے۔ زیادہ تر زمیندار اپنے کھیت کے ایک طرف لہسن بوتے ہیں، جو اپنے گھریلو استعمال کے لیے کرتے ہیں۔

لہسن بہت سے بیماریوں کا شافی علاج ہے ہائی بلڈ پریشر میں تو خاص طور پر مؤثر ہے۔ گلے کی خرابی، فالج، عرق النساء اور جلد کی بہت سے بیماریوں میں لہسن کو مفید پایا گیا ہے۔ لہسن کو عموما ذائقہ بڑھانے کے لئے مصالحہ جات میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ مِنْ بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا" [25]

" لہٰذا اپنے پروردگار مانگیے کہ وہ ہمارے لئے کچھ وہ چیزیں پیدا کرے جو زمین اگایا کرتے ہے یعنی زمین کی ترکاریاں، اس کی ککڑیاں، اس کی گندم، اس کی دالیں اور اس کی پیاز۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"قال النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الثُّومِ فقال: من أكل فلا يقربنَّ مسجدنا"[26]

"نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص لہسن کھائی تو ہمارے مسجد کے قریب نہ آئے"

5۔ انار:

قرآنی نام	الرمان
عربی نام	رمان
اردو نام	انار
پشتو نام	انار

انگلش نام	Pomegranate
نباتاتی نام	Punica Granatum
قرآن میں انار کا تذکرہ	تین مرتبہ آیا ہے
سورۃ الانعام آیت	141
سورۃ الرحمان آیت	68
سورۃ الانعام	99

تحصیل بریکوٹ میں انار کے باغیچے ہیں۔ تحقیق کے مطابق اس علاقے میں انار کے باغیچے کامیاب ہیں۔ نجیگرام گاؤں میں انار کے دو باغیچے ہیں اور ان باغیچوں کے بہت اچھے پیداوار ہیں۔ اسی طرح کوٹا، ابوہا اور نویکلے میں بھی انار کے باغیچے ہیں اور وہ بھی کافی اچھی حالت میں پھل دیتے ہیں[27]۔

انار کے متعلق صرف اس قدر کہنا کافی نہیں کہ اس کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے بلکہ یہ ایک بہت مفید پھل ہے خصوصا طبّی لحاظ سے انار کی اہمیت اور پھلوں کی مجلس میں اس کے عالی مرتبت ہونے کی سب سے بڑی دلیل اور نشانی یہ ہے کہ یہ جنت کا پھل بھی ہے۔ جنت کا پھل ہونے کی وجہ سے انار میں کئی عجیب اور غیر معمولی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ ایک یہ کہ اس کے لمبے عرصے تک محفوظ رہنے کی خصوصیت جس کے دوران نہ اس کا ذائقہ بدلتا ہے اور نہ رس میں کمی واقع ہوتی ہے حالانکہ اس کی بالائی جلد (چھال) میں ایسی کوئی بات دکھائی نہیں دیتی کہ اس پر بیرونی درجہ حرارت کا اثر نہ ہو سکتا ہو۔ در اصل بالائی خول یا چھال کے علاوہ اس کی اندر بھی تو تحفظ کا بندوبست موجود ہے۔ قدرت کا یہ بھی گویا ایک شاہکار ہے جس کی کوئی مثال کسی دوسرے پھل میں نظر نہیں آتی۔ اپنی سخت چھال یا کھال اور دیگر بندوبست کی وجہ سے یہ پھل نہ صرف طویل عرصے تک محفوظ رہتا ہے (کھلی حالت میں) بلکہ اسے کوئی جانور بھی نہیں کھاتا بلکہ کھا ہی نہیں سکتا، چھال کا ذائقہ ہی جانوروں کو اس سے دور رکھتا ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ نے خاص انسان کے لئے بنایا ہے، بطور پھل بھی اور بطور دوا بھی۔

اسی طرح اس پھل پر کیڑے مکوڑوں کا حملہ بھی کم ہوتا ہے۔ ورنہ برسات میں کتنے ہی اچھے اچھے پھل کیڑوں اور بیماریوں کے حملے سے برباد ہو جاتے ہیں۔ انار کا سرخ یا گلابی پھول خوبصورتی اور کشش میں ثانی نہیں رکھتا۔ اس کی ایک حیران کن بات یہ ہے کہ یہ (پھول) ایک چھوٹی سی بچہ دانی کی طرح ہوتا ہے جس کا نشان پھل کے منہ پر بھی باقی رہتا ہے۔ چنانچہ انسان کے ساتھ اس کی یہ مماثلت حیرت انگیز ہے۔[28]

انار کے متعلق حکیم محمد عبداللہ (خواص انار) لکھتے ہیں کہ انار ایک ایسا درخت ہے جس سے زہریلے اور موذی جانور (سانپ، بچھو) دور بھاگتے ہیں جس کی وجہ سے یہ درخت پرندوں کے لئے امن و سلامتی ایک جگہ ہے اور پرندے انار کے درختوں میں شوق سے گھونسلے بنا کر رہتے ہیں۔ وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ اگر بھڑ وغیرہ کاٹ لے تو انار کے پتوں کا رس لگانے سے آرام آجاتا ہے[29]۔

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ"[30]

"انہی میں میوے اور کھجوریں اور انار ہوں گے"

6۔انجیر:

قرآنی نام	التین
پشتو نام	انظر
اردو نام	انجیر
انگریزی نام	Fig
نباتاتی نام	Ficus Carica
قرآن میں تذکرہ	ایک مرتبہ آیا ہے
سورۃ التین	آیت: 1-4

سورۃ التین میں اللہ تعالیٰ نے انجیر کے تعریف کرتے ہوئے فرمایا ہے:

"وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ"[31]

"قسم ہے انجیر اور زیتون کی"

قرآن مجید میں "تین" کے نام کے تحت انجیر کا صرف ایک مرتبہ ذکر ہوا ہے لیکن اس ایک بار ذکر کی بھی بڑی اہمیت ہے۔

علماء کی آراء:

مولانا شبیر احمد عثمانی[32] (تفسیر قرآن) میں ان آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ قسم کھانے کے لئے انجیر اور زیتون کا نام لینے کی وجہ یہ حقیقت ہے کہ دونوں پھل انتہائی فائدہ بخش ہے۔

مولانا عبدالماجد دریا آبادی نے اپنی تفسیر قرآن میں لکھا ہے کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ سورۃ التین میں جن پودوں اور مقامات کا ذکر آیا ہے اس سے اس دور کے چار مزاہب کی نشاندہی ہوتی ہے۔ چنانچہ "تین" (انجیر) کے ذکر میں گوتم بدھ کے مزہب کی طرف اشارہ ہے کیونکہ انہیں ایک درخت انجیر کے نیچے نروان حاصل ہوا تھا۔ زیتون کے حوالے سے مراد حضرت عیسٰی علیہ السلام کا دین ہے۔ جنہوں نے اپنے پیغام کا اعلان زیتون کے درخت کے نیچے کیا تھا، طور سینا کے ذکر میں واضح طور پر حضرت موسٰی کے دین کی طرف اشارہ ہے جب کہ مکہ کا مقدس شہر (البلد الامین) دین اسلام اور حضرت محمد ﷺ کی نمائندگی کرتا ہے[33]۔

انجیر سے مراد درخت ہوں یا وہ مقامات جہاں یہ درخت اگتے تھے حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید مین ان کا ذکر اسی لئے آیا ہے کہ وہ انسان کے لئے اہم ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ انجیر علاقہ بریکوٹ میں ہونے والا خوبصورت پھل تھا اور یہ پھل بہت اچھا میوہ دیتے تھے یہ پھل موسم بہار کے مہینے میں پک جاتا اور قدیم زمانے کے لوگ اس کو کھایا کرتے تھے لیکن ابھی انجیر کا پودا تحصیل بریکوٹ مین بہت کم ملتا

ہے اس کی اصل وجہ یہی ہے کہ ان پودوں کو کاٹا گیا، لوگ زیادہ ہوگئے اور زمین کم ہوگئے، ماحولیاتی تعمیرات کی وجہ سے اس پر اثر پڑا اور لوگوں نے ان قدرتی پودوں کو کاٹ کر خوبانی، شفتالو، وغیرہ وغیرہ باغیچے لگائے جگہ جگہ مارکیٹ، پراپرٹی، اور پیٹرول پمپ وغیرہ ان ہی وجوہات کی وجہ سے ابھی انجیر کا پودا بہت کم نظر آتا ہے پہلے کے بنسبت۔

انجیر غذائیت سے بھرپور پھل ہے۔ چونکہ اس میں کسی قسم کا ریشہ نہیں ہوتا اسی لئے لمبی بیماری سے اٹھنے والے افراد کو خاص طور پر اس کا استعمال تجویز کیا جاتا ہے۔ درحقیقت انجیر ایک ایسی مکمل اور متوازن غزا ہے جو آسانی سے ہضم ہو جاتی ہے-طب میں اس کے فوائد تسلیم کئے جاتے ہیں- گردوں اور مثانے کی ریگ خارج کرنے میں بہت مؤثر ہے۔ بیماری کے ابتدائی اور درمیانی مرحلے میں انجیر کا استعمال جگر اور تلی کے فعل میں رکاوٹ دور کرتا ہے-اسے بواسیر اور گنٹھیا میں بھی مفید پایا گیا ہے[34]۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارکہ ہے:

"زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍأَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ[35]"

"نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں صدقہ فطر ایک صاع گیہوں یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع "زبیب (خشک انگور یا خشک انجیر) نکالتے تھے"۔

7-پیاز:

قرآنی نام	بصل
اردو نام	پیاز
پشتو نام	پیاز
انگریزی نام	Onion
نباتاتی نام	Allium Cepa
قرآن کریم میں تذکرہ	ایک مرتبہ ہوا ہے
البقرۃ	آیت: 61

علاقہ بریکوٹ میں پیاز کی پیداوار زیادہ ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ پیاز کا آمدن بنسبت دوسرے سبزیوں سے اچھا ہوتا ہے اور اس میں زمیندار کو فائدہ بھی بہت ہوتا ہے دوسری بات یہ کہ اس پر خرچہ زیادہ نہیں آتا کیونکہ بیج حاصل کرنے کے لئے پیاز کو پیاز کے ذریعے اگایا جاتا ہے۔یعنی مکمل پیاز کو زمین میں گاڑ دی جائے تو وہ پھوٹ پڑے گی اور اس کی سیدی ڈنڈیوں پر پھولوں کی چھتری نمودار ہوگی اور بعد میں سیاہ کلونجی جیسے باریک بیج ۔ یہ بیج بھی بعض امراض میں مفید ہے۔پیاز کی فصل اگانے کے لئے کاشتکار پہلے اس کی بیجوں سے پنیری تیار کرتے ہیں اور بعد میں پنیری کو کھیت میں منتقل کرتے ہیں۔دنیا میں ہر جگہ یہی طریقہ اپنایا جاتا ہے۔پیاز کی کئی قسمیں ہے ایک قسم کو ہائی برِیڈ Hybrid جبکہ دوسری قسم کو وطنی پیاز کہتے ہے ایک قسم اور ہے جس کو نرسی پیاز کہتے ہیں ۔اس علاقہ میں زیادہ تر لوگ وطنی پیاز کو زیادہ کرتے ہے بلکہ ان دو قسم پیاز کو کوئی نہیں کرتے مگر بہت کم تر لوگ اس کو کرتے ہیں اس کی بیج کا وقت دسمبر کا مہینہ ہے دسمبر کے مہینے میں پیاز کو کھیتوں میں بیج دیا جاتا ہے اور پھر چھے مہینے بعد یہ فصل پک جاتا ہے تو پھر اس کو کھیتوں سے نکال کر باہر کے منڈیوں میں لے جاتے ہے جن میں سے

لاہور، گجرانوالہ، پنڈی، پشاور ان ہی منڈیوں میں ان کو زمیندار لے کے جاتے ہیں اور وہاں پر ان کو بیچتے ہیں (36)۔

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فَادۡعُ لَنَا رَبَّكَ يُخۡرِجۡ لَنَا مِمَّا تُنۢبِتُ الۡاَرۡضُ مِنۡۢ بَقۡلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوۡمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا" (37)

"لہٰذا اپنے پروردگار مانگیے کہ وہ ہمارے لئے کچھ وہ چیزیں پیدا کرے جو زمین اگایا کرتے ہے یعنی زمین کی ترکاریاں ،اس کی ککڑیاں، اس کی گندم، اس کی دالیں اور اس کی پیاز۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ ليعتزل مسجدنا"

"نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے لہسن یا پیاز کھائی ہو تو اسی چاہیں کہ ہم سے دور رہے، یا یہ فرمایا کہ ہمارے مسجد سے دور رہے"

8۔چارہ:

قرآنی نام	ابا
عربی نام	علیق
اردو نام	چارہ/گھاس
انگریزی نام	Fodder
پشتو نام	واخہ
قرآن میں تذکرہ	ایک مرتبہ آیا ہے
سورۃ عبس	آیت 31/32

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارکہ ہے:

"وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا مَّتَاعًا لَّكُمۡ وَلِاَنۡعَامِكُمۡ" (38)

"اور میوے اور چارہ۔سب کچھ ہے تمہارے اور تمہارے مویشیوں کی خاطر"

قرآن مجید میں لفظ "ابا" (اب) کا ذکر صرف ایک بار ایا ہے جس کا مطلب چارا ہے۔"لغت القرآن" (عبدالرشید نعمانی وسید عبدالدائم جلالی) نے اس لفظ کے تحت جس خاص چارے کا حوالہ قرآن مجید میں ہے اس کی شناخت کا تعین محال ہے۔ہمیں یہ حقیقت ذہن میں رکھنا چاہیے کہ بہت سارے ایسی فصلیں موجود ہے، جو بیک وقت انسانوں کی خوراک کے لئے غلہ اور مویشوں کے لئے چارا فراہم کرتی ہیں۔اس آیت کریمہ میں اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے۔یعنی ایسی فصل مراد ہے جو انسانوں اور حیوانوں دونوں کے لئے کار آمد ہے (39)۔

9۔اناج

قرآنی نام	الحب

اردو نام	اناج/غلہ
پشتو نام	غلہ
انگریزی نام	Grain
قرآن میں تذکرہ	10 مرتبہ آیا ہے
یٰسین	آیت 33
لقمٰن	آیت 16
البقرة	آیت 261
الانبیاء	آیت 47
الرحمٰن	آیت 12
النباء	آیت 15
عبس	آیت 27
ق	آیت 9
الانعام	آیت 59
الانعام	آیت 95

قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۖ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ " [40]

"اور ان کے لئے ایک نشانی وہ زمین ہے جو مردہ پڑی ہوئی تھی، ہم نے اسے زندگی عطا کی، اور اس نے غلہ نکالا، جس کی خوراک یہ کھاتے ہیں۔"

حدیث پاک میں ہے:

"رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے اناج اور پھل کی آدھی پیداوار پر وہاں کے رہنے والوں سے معاملہ کیا تھا"۔ [41]

قرآن مجید میں لفظ "حب" جس کا مطلب اناج یا غلہ ہے کئی بار استعمال ہوا ہے لیکن کسی بھی آیت میں غلے کی کسی خاص قسم کا نام نہیں لیا گیا۔ اور جب بھی قرآن مجید میں غلے یا اناج کا ذکر آتا ہے تو ہماری رائے میں اس سے گندم اور جو ہی مراد لینا چاہیے کیونکہ عرب میں ان ہی دو اناجوں کی کاشت ہوتی تھی۔

علاقہ بریکوٹ میں تقریبا 70 سال پہلے جو اور گندم کے کاشت بہت زیادہ ہوتے تھے اور ابھی بھی گندم اور جو کی کاشت ہوتی ہیں لیکن پہلے کے بنسبت بہت کم ہوتے ہیں اس کی کئی وجوہات ہے سب سے پہلے وجہ تو یہ ہے کہ زمین کم پڑ گئی۔ جو اور گندم کے بیج کے لئے کھیت کم ہو گئے۔ دوسرا یہ کہ تھوڑی بہت بچی کچی زمین میں زمیندار پیاز اور ٹماٹر کی کاشت کرتے ہیں۔ جتنا فائدہ آج کل پیاز اور ٹماٹر کے فصلوں میں ہوتا ہے اسی طرح کا جو اور گندم میں نہیں ہوتا [42]

10-سبزیاں/ترکاریاں:

قرآنی نام	قضب۔ بقل
اردو نام	ترکاری/سبزی
پشتو نام	سبزی
انگریزی نام	Vegetable
قرآن میں تذکرہ	دو مرتبہ آیا ہے
البقرۃ	آیت 61
عبس	آیت 26/28

قرآنی حوالے:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا وَّ عِنَبًا وَّ قَضْبًا"(43)

"پھر ذرا انسان اپنے کھانے ہی کو دیکھ لے۔ کہ ہم نے اوپر سے خوب پانی برسایا۔ پھر ہم نے زمین کو عجیب طرح پھاڑا۔ پھر ہم نے اس میں غلے اگائے۔اور انگور اور ترکاریاں"

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس ذات نے آسمان سے خوب پانی برسا کر اس کے ذریعے زمین کو عجیب طریقے سے پھاڑ کر اس زمین میں مختلف کھانے کی چیزیں اگائے ان میں سے غلہ ،انگور اور سبزیاں اگائے ۔اے انسان ذرا اپنے کھانے ہی کو دیکھ لے کہ اللہ تعالیٰ نے وہ تمہارے سے لئے کس طرح پیدا کیا۔

علاقہ بریکوٹ میں پیدا ہونے والے ترکاریوں میں سے پیاز ،ٹماٹر ،لوکی، مسور ، لہسن، کھیرا، ساگ ،یہ سبزیاں اس علاقے میں انسانی تہذیب وتمدن کے آغاز سے ہی عام کاشت کئے جارہے ہیں۔ان کے علاوہ اور بھی سبزیاں ہوتے ہے۔اور ان تمام ترکاریوں کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہیں۔آج کے دور میں ان سبزیوں میں بہت کمی آگئے ہے۔اور اب ان ترکاریوں میں سے محدود ترکاریوں کے کاشت ہوتی ہیں اس کی کم ہونے کی کئی وجوہات ہیں۔زمین کم پڑ گئی اور آبادی زیادہ ہو گئی (44)

11-زیتون:

قرآنی نام	الزیتون
اردو نام	زیتون
پشتو نام	خونہ
انگریزی نام	Olives
نباتاتی نام	Olea Europaea
قرآن کریم میں تذکرہ	ساتھ مرتبہ آیا ہے
النحل	آیت 11

النور	آیت 35
الانعام	آیت 99
الانعام	آیت 141
المؤمنون	آیت 20
عبس	آیت 29
التین	آیت 1-4

قرآن مجید میں زیتون کا براہ راست ذکر چھ بار آیا ہے جب کہ سورۃ المومنون میں بالواسطہ اس کا یوں ذکر ہے کہ فرمایا گیا ہے کہ پہاڑ طور سینا ایک درخت ہوتا ہے جو تیل پیدا کرتا ہے۔ظاہر ہے کہ اس سے مراد زیتون ہی ہے۔قرآن مجید کے ان سات حوالوں میں صرف دو بار زیتون کا تنہا ذکر آیا ہے جبکہ دیگر پانچ حوالوں میں اس کا ذکر دوسرے پھلوں یعنی کھجور، انار، انگور، اور انجیر کے ساتھ ہوا ہے۔

تعلیمات نبوی ﷺ ہمیں درختوں کی حفاظت اور اس کی لگانے کی ترغیب دیتی ہے اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ انسان ترقی یافتہ ہونے کے باوجود نباتات کو نقصان پہنچاتا ہے، ان کو کاٹ کر جگہ جگہ جنگلات کو ختم کرتا چلا جارہا ہے۔ تحقیق کے مطابق علاقہ بریکوٹ میں آج سے 60 سال پہلے زیتون کے ایسے جنگل ہوتے تھے کہ اکیلا شخص اس میں چل نہیں سکتا تھا اور آج 2023 میں ان جنگلات کا نام ونشان ہی باقی نہیں۔ وجہ صاف ظاہر ہے کہ پہلے لوگوں کی تعداد بہت کم تھی آہستہ آہستہ لوگ زیادہ ہوگئے اور بڑھتے ہوئے آبادی کی وجہ سے بھی ان کو کاٹا گیا۔تاہم ابھی بھی بریکوٹ سے آگے ناواگئی گاؤں ہے اس میں ابھی بھی زیتون کا جنگل ہے۔ (45)

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارکہ ہے:

"يُنۢبِتُ لَكُمۡ بِهِ الزَّرۡعَ وَالزَّيۡتُوۡنَ وَالنَّخِيۡلَ وَالۡاَعۡنَابَ وَمِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ" (46)

"اسی سے اللہ تمہارے لیے کھیتیاں، زیتون، کھجور کے درخت، انگور اور ہر قسم کے پھل اگاتا ہے۔"

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

"كلوا من الأضاحي ثلاثاً). وكان عبد الله يأكل بالزيت حين ينفر من مِنًى من أجل لحوم الهدي (47)"

اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَّزَيۡتُوۡنًا وَّنَخۡلًا وَّحَدَآئِقَ غُلۡبًا" (48)

"اور زیتون اور کھجور"

12۔ کھیرا:

قرآنی نام	قثاء
عربی نام	خیار
اردو نام	کھیرا

پشتو نام	بادرنگ
انگریزی نام	Cucumber
نباتاتی نام	Cucumis Sativas
قرآن کریم میں تذکرہ	ایک مرتبہ آیا ہے
البقرۃ	آیت: 61

قرآن کریم میں قثاء کے نام سے ککڑی کا ذکر مسور، پیاز، اور لہسن کے ساتھ کیا گیا ہے۔ ککڑی علاقہ بریکوٹ میں ہونے والا قرآنی پودا ہے یہ ککڑی اس علاقہ میں پہلے بہت ہوتا تھا اس کو ہر ایک کسان اپنے کھیت میں ایک کنارے بوتے تھے اور جب فصل تیار ہو جاتا۔ اس پودے پر ماحول کے آنے والے تغیرات نے اثر ڈالا وہ یہ کہ پہلے سے زمینداروں کے پاس کھیت کے لئے زمین زیادہ ہوتے تھے تو اس میں اس پودے کے بھی کاشت کرتے تھے اور آج کل آبادیاں اتنے زیادہ ہوگئے ہے کہ کھیت ہے ہی نہیں۔ اس میں لوگ صرف پیاز اور ٹماٹر اور چاول کے کاشت کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ زیادہ تر باغیچے لگائے گئے اس لئے کہ اس کے پیداوار زیادہ ہے اور آج کے دور میں ان ہی تین فصلوں کے پیداور بھی زیادہ ہے اور اس میں فائدہ بھی زمیندار کو زیادہ ملتا ہے[49]۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارکہ ہے:

" فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ مِنْ بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا "[50]

" لہٰذا اپنے پروردگار سے مانگیے کہ وہ ہمارے لئے کچھ وہ چیزیں پیدا کرے جو زمین اگایا کرتے ہے یعنی زمین کی ترکاریاں، اس کی ککڑیاں "

13۔ کھیتی/زرعی فصلیں:

قرآنی نام	زرع
اردو نام	فصل
عربی نام	زراعت
انگریزی نام	Crop, Agriculture
قرآن میں تذکرہ	8 مرتبہ آیا ہے
الانعام	آیت 141
النحل	آیت 11
الکھف	آیت 32
الشعرآ	آیت 148
السجدۃ	آیت 27
الزمر	آیت 21
الدخان	آیت 26

الفتح آیت 29

کاشت کی جانے والوں فصلوں یا زراعت کے حوالے سے لفظ "زرع" (کھیتی) کا قرآن مجید میں کئی مقامت پر ذکر ہوا ہے۔ گویا قرآن مجید میں جہاں بھی "زرع" کا لفظ آیا ہے اس کا عام مفہوم اناج اور چارہ ہی ہے۔علاقہ بریکوٹ کے لوگ زیادہ تر زمیندار ہیں اسی وجہ سے کھیتی باڑی ان لوگوں کی زندگی کی ایک عام سرگرمی تھی۔آج بھی لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں لیکن آج سے 70 سال پہلے لوگ بہت کم تھے اور کھیتی باڑی کے لئے کھیت زیادہ تھے ایک ایک کسان بہت سارے کھیت سنبھالتے تھے ان کھیتوں میں جو، جوار، گندم، چاول، اناج، پیاز، ٹماٹر، وغیرہ سبزیاں کرتے تھے، آج کے دور میں لوگ زیادہ ہے مگر کھیت کم ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر جگہ باغیچے لگائے گئے، مارکیٹ اور بازاریں بنائے گئے، زمین تنگ ہوگئے اور کھیت ختم ہوگئے بڑھتی ہوئی آبادی کے وجہ سے ان ہی نباتات کا خاتمہ ہوا (51)۔

قرآنی حوالے:

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَهُوَ الَّذِيٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ" [52]

"اور اللہ وہ ہے جس نے باغات پیدا کیے جن میں سے کچھ (بیل دار ہیں جو) سہاروں سے اوپر چڑھائے جاتے ہیں ،اور کچھ سہاروں کے بغیر بلند ہوتے ہیں،اور نخلستان اور کھیتیاں، جن کے ذائقے الگ الگ ہیں"۔

حدیث مبارکہ میں ہے:

"رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے اناج اور پھل کی آدھی پیداوار پر وہاں کے رہنے والوں سے معاملہ کیا تھا" [53]

خلاصہ بحث:

علاقہ بریکوٹ صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلع سوات کا ایک تحصیل ہے، جو منگورہ سے تقریبا 15 کلومیٹر کی مسافت پر واقع ہے۔پرانے زمانے میں بریکوٹ کو " بازیرہ" کہا جاتا تھا۔ سکندر اعظم کے دور کا بازیرہ اور آج کا بریکوٹ ، سوات کا ایک قدیم قصبہ ہے، بریکوٹ کشان عہد سلطنت (دوسری صدی قبل مسیح) میں آباد ہوا۔ بریکوٹ سوات ، بدھ مت اور ہندومت کے قدیم آثار کی بہت بڑی آماجگاہ رہا ہے۔ بریکوٹ میں شنگردار سٹوپا اور املوک درہ سٹوپا کافی اہمیت رکھتا ہے۔ یہ سٹوپا اور اس سے متعلق دیگر آثارِ قدیمہ آج بھی اپنی اصل شکل میں محفوظ ہیں۔ ہزاروں سال گزرنے کے باوجود یہ کھنڈرات محفوظ رہے ہیں۔ آس پاس کے تمام چھوٹے بڑے گاؤں بھی قدیم تاریخی ورثے کی وجہ سے تاریخی اہمیت کے حامل ہیں ۔قرآنی نباتات کے حوالے سے تحصیل بریکوٹ میں پائے جانے والے نباتات میں انگور، سدرہ، لوکی، لہسن، انار، انجیر، پیاز، چارہ، اناج، ترکاری، زیتون، ککڑی، زراعت پر بحث کی گئی، ساتھ ساتھ ان قرآنی نباتات پر قرآن و حدیث کی روشنی میں دور حاضر کے ماحولیاتی تغیرات کے اثرات کے حوالے سے مطالعاتی جائزہ پیش کیا گیا۔

نتائج البحث:

1. تحصیل بریکوٹ ایک تاریخی علاقہ ہے۔
2. یہاں کے زیادہ تر لوگ زراعت سے وابستہ ہیں۔
3. قرآن میں مذکور نباتات کا کافی حصہ اب بھی اس علاقے میں پایا جاتا ہے۔

4. زرعی زمین ہونے کے ناطے یہ علاقہ زراعت کے تقریبا تمام اقسام کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں۔
5. گوتم بدھ اور بدھ مت کے آثار قدیمہ بھی یہی پائے جاتے ہیں۔

تجاویز و سفارشات

1. نباتات سے متعلق یہ مختصر مقالہ اس بات کی متقاضی ہے کہ اس عنوان پر مزید ریسرچ کیا جائے۔
2. علاقہ بریکوٹ کی تاریخی، جغرافیائی اور سیاسی حیثیت کو مزید اجاگر کرنے کے لئے بھی مزید ریسرچ کی ضرورت ہے۔
3. "قرآنی نباتات" پر جو کام قدیم و جدید ادوار میں ہوا ہے اس کو ایک مربوط انداز میں پیش کیا جائے۔
4. دیگر ملکی و غیر ملکی زرعی پیداوار پیدا کرنے والے علاقے بھی زیر بحث لانے چاہیئے۔
5. قرآن کریم میں مذکور نباتات پر عربی، انگریزی، فارسی و فرانسیسی زبانوں میں کافی تحقیقی کام ہوا ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کام کو مزید آسان بنانے کے لئے اسے اردو میں ترجمہ کیا جائے تاکہ اردو سمجھنے والے لوگوں کے لئے افادہ واستفادہ عام ہو۔
6. احادیث مبارکہ، تفاسیر ودیگر اسلامی علوم کے زخیرے میں قرآنی نباتات پر ذکر کیے گئے مواد کو بھی تحقیقی انداز میں یکجا جمع کرنے اور انہیں اردو میں ترجمہ کرنے کی اشد ضرورت ہے۔
7. قرآنی نباتات کی انسانی زندگی پر اثرات کے تحت ایک جامع تحقیقی کام کی ضرورت ہے۔اس حوالے سے شعبہ طب کی روشنی میں ریسرچ کی ضرورت ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی وحوالہ جات

[1] خیبر پختونخوا پاکستان کا ایک صوبہ ہے یہ صوبہ شمالی مغربی حصے میں واقع ہے۔اور یہ سرسبز، خوبصورت علاقوں پر مشتمل ہے۔ مختلف علاقوں سے لوگ یہاں سیر کے لئے آتے ہیں۔یہ صوبہ رقبے کے لحاظ سے سب سے چھوٹا اور آبادی کے لحاظ سے تیسرا بڑا صوبہ ہے۔ اور جنوبی حصہ شہروں پر مشتمل ہے جہاں پاکستان کے بہت سے اہم ادارے اور صنعتیں موجود ہیں ۔ صوبائی زبان پشتو اور صوبائی دارالحکومت پشاور ہے ۔صوبہ خیبر پختونخوا کے مرکز اور جنوب کے دیہاتی علاقوں میں کئی پختون قبیلے آباد ہیں جن میں بنگش ،میاں خیل ،یوسفزئی، تنولی، دلازاک، خٹک، مروت ،آفریدی، شنواری، اورکزئی، صوابی حاض بارکز خاندان آباد ہے صوبہ خیبر پختونخوا کی زیادہ تر آبادی مذہب اسلام سے تعلق رکھتی ہے البتہ بہت تھوڑی تعداد میں سکھ مذہب کے پیروکار بھی آباد ہیں۔
https://ur.wikipedia.org/wiki/Dated:9.09.2023 at 4:20 pm

[2] مینگورہ کا قدیم نام "منگ چلی" ہے۔اس کے علاوہ مشہور محقق میجر راورٹی نے منگورہ کا ذکر اپنے تحریروں میں "منگوڑا"اور "منگراوڑہ" کے ناموں سے بھی کیا ہے۔چنانچہ بعد میں یہ نام ہوتے ہوتے "منگورہ"کے روپ میں بدل گیا۔ سوات میں مینگورہ کو سب سے بڑے تجارتی، صنعتی، تعلیمی اور ضلعی صدر مقام کی وجہ سے اہم مرکزی شہر کی حیثیت حاصل ہے۔

فضل ربی راہی، سوات سیاحوں کی جنت، شعیب اینڈ پبلشرز، لاہور، 2012

Fazl Rabbi Rahi, Swat Siyahon ki Jannat, Shaib and Publishers, Lahore, 2012

[3] بازیرہ بریکوٹ کا اصل اور پرانہ نام ہے۔بتایا جاتا ہے کہ سکندر اعظم نے 327 قبل مسیح میں اس کو فتح کیا تھا اور یہ ہندو یونانی دور میں ایک مضبوط فوجی چھاونی کے طور پر بنایا گیا تھا۔جب اس چھاونی کی حیثیت ختم ہوئی تو یہ ایک بڑے شہر کی حیثیت اختیار کر گیا اسکے علاوہ بریکوٹ میں اور بھی بہت سے مقامات پر اثار قدیمہ دریافت ہوئے ہیں۔

https://ur.m.wikipedia.org.wiki/Dated 10.09.2023 7:30 pm

[4] سکندر اعظم 350 سے 323 قبل مسیح تک مقدونیہ کا حکمران رہا۔اس نے ارسطو جیسے استاد کی صحبت پائی۔ کم عمری ہی میں یونان کی شہری ریاستوں کے ساتھ مصر اور فارس تک فتح کر لیا گئی اور سلطنتیں بھی اس نے فتح کیں جس کے کئی بعد اس کی حکمرانی یونان سے لے کر ہندوستان کی سرحدوں تک پھیل گئی۔

https://ur.m.wikipedia.org.wiki/Dated 10.09.2023 at 7:30 pm

[5] سوات کے مشہور محقق اور ادیب محمد پرویش شاہین کی تحقیق کے مطابق شنگردار کا لفظ شنگر یلا سے نکلا ہے جو تبتی زبان کا لفظ ہے۔جس کے معنی دیوتاؤں کی جگہ کے ہیں۔یہاں بدھ مت کا ایک بڑا سٹوپا موجود ہے جو کافی اچھی حالت میں ہے۔اس سٹوپا کے گنبد کا قطر 162 اور اونچائی 90 فٹ ہے۔یہ سٹوپا شنگردار سٹوپا کے نام سے مشہور ہے۔کہا جاتا ہے کہ اس سٹوپا میں مہاتما گوتم بدھ کی راکھ کا حصہ دفن ہے۔

[6] یہ گاؤں ضلع بونیر کی طرف واقع ہے۔مینگورہ سے تقریبا 25 کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔اس گاؤں کی خوبصورتی کافی زیادہ ہے۔ایلم پہاڑ ی کے نیچے یہ گاؤں موجود ہے۔گاؤں کے ارد گرد پہاڑ ہے اور درمیان میں املوک درہ ہے۔

[7] فاروقی، محمد اقتدار حسین، مترجم، میاں محمد افضل، قرآن کے پودے، الفیصل، اردو بازار لاہور، ص 10

Farooqi, Muhammad Iqtadar Hussain, translator, Miyan Muhammad Afzal, Quran Ke Poday, Al-Faisal, Urdu Bazar Lahore, P: 10

[8] الانعام: 99

Al-An'am: 99

[9] محمد تقی، عثمانی، آسان ترجمہ قران، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، 1429 ہجری، ج 1، ص 412

Muhammad Taqi, Usmani, Asan Tarjuma Quran, Maktaba Ma'ariful Quran, Karachi, 1429 Hijri, Vol. 1, P: 412

[10] محمد اقتدار حسین فاروقی، ص 50

Muhammad Iqtadar Hussain Farooqi, P: 50

[11] ذاتی انٹرویو، بخت شیر، بمقام تحصیل بریکوٹ، بروز جمعرات، بوقت صبح 9 بجے، بتاریخ 11 مئی 2023

Personal interview with Bakht Sher, at Briakot Tehsil, on Thursday morning, at 9 AM, dated May 11, 2023.

[12] محمد اقتدار حسین فاروقی، ص 70

Muhammad Iqtadar Hussain Farooqi, P: 70

[13] محمد اقتدار حسین فاروقی، ص،191-192

Muhammad Iqtadar Hussain Farooqi, P: 191-192

[14] البقرۃ:266

Al-Baqara: 266

[15] بخاری،، باب امامۃ العبد والمولیٰ، رقم 661

Bukhari, Hadith number 661

[16] ایضا، باب قول النبی انما الکرم قلب المؤمن، رقم 5829

Ibid, Hadith number 5829

[17] ذاتی انٹرویو، بخت شیر، بمقام تحصیل بریکوٹ، بروز جمعرات، بوقت صبح 9 بجے، بتاریخ 10 مئی 2023

Personal interview with Bakht Sher, at Briakot Tehsil, on Thursday morning, at 9 AM, dated May 10, 2023

[18] السبا:16

Al Saba, 16

[19] آپ ابو عبداللہ عکرمہ مولیٰ بن عباسؓ الہاشمی تابعی ہیں۔ صحاح ستہ کے راوی ہیں۔ ابن حجرؒ نے ثقہ کہا ہے۔ابن عباسؓ، ابو سعیدؓ، عائشہؓ،ابوہریرہؓ کے علاوہ صحابہ کی ایک بڑی جماعت سے روایت کی ہے۔ جبکہ آپ سے ابو اسحاقؒ، جابر بن زیدؒ، عمرو بن دینارؒ وغیرہ نے روایت کی ہے۔آپ نے 107ھ میں وفات پائی۔

رازی،الجرح والتعدیل، ج13، ص7۔ الذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج9، ص11

Razi, Al-Jarh wa al-Ta'dil, Vol. 13, P: 7. Al-Dhahabi, Siyar A'lam al-Nubala, Vol. 9, P: 11

[20] بخاری، باب المحرم یموت یؤدی عنہ بقیۃ الحج: رقم، 1751

Bukhari, Hadith number 1751

[21] ذاتی انٹرویو، بخت شیر، بمقام تحصیل بریکوٹ، بروز جمعرات، بوقت صبح 9 بجے، بتاریخ 10 مئی 2023

Personal interview with Bakht Sher, at Briakot Tehsil, on Thursday morning, at 9 AM, dated May 10, 2023

[22] الصافات:146

Al-Saffat: 146

[23] سید ابو الاعلیٰ مودودی 25 ستمبر 1903ء کو اورنگ آباد دکن میں پیدا ہوئے۔ باضابطہ تعلیم صرف میٹرک تک تھی۔1916ء میں مدرسہ فوقانیہ اورنگ آباد دکن سے مولوی کا امتحان پاس کیا۔ 1967ء میں مولانا اشفاق اللہ کاندہلوی سے حدیث، فقہ اور ادب میں سند فراغت وتدریسی حاصل کی۔1928ء میں مولانا اشفاق الرحمٰن کاندہلوی سے جامع ترمذی اور موطا امام مالک کی سمع وقراءت کی تکمیل کے بعد سند فراغت حاصل کی۔ 25 ستمبر 1979ء کو مولانا نے وفات پائی۔

محمد خیر بن رمضان بن اسمٰعیل یوسف، تکملہ معجم المؤلفین، دار ابن حزم للطباعۃ والنشر والتوازیع، بیروت، لبنان، 1418ھ/1997ء، ج1، ص83؛ شاہکاری اسلامی انسائیکلوپیڈیا، ج1، ص10

Mohammad Khair bin Ramadan bin Ismail Yusuf, Takmilah Mu'jam al-Mu'allifeen, Dar Ibn Hazm for printing, publishing, and distribution, Beirut, Lebanon, 1418 AH/1997 CE, Vol. 1, p. 83; Shahkari Islami Encyclopedia, Vol. 1, p. 10

[24] محمد اقتدار حسین فاروقی، ص،191-192

Mohammad Iqtidar Hussain Farooqi, p. 191-192

[25] البقرۃ:61

Al-Baqarah: 61

[26] بخاری، باب مایکرہ من الثوم والبقول، رقم5136

Bukhari, Hadith number 5136

[27] ذاتی انٹرویو، عنایت اللہ، بمقام تحصیل بریکوٹ، بروز جمعرات، بوقت عصر6:30 بجے، بتاریخ10 مئی2023

Personal interview with Anayatullah, at Briakot Tehsil, Thursday afternoon, at 6:30 PM, dated May 10, 2023

[28] محمد اقتدار حسین فاروقی، ص،83

Mohammad Iqtidar Hussain Farooqi, p. 83

[29] ایضا، ص،83-84

Ibid, p. 83-84

[30] الرحمن:68

Al-Rahman: 68

[31] التین : 1

Al-Tin: 1

[32] آپ مصر کے گاؤں عوض اللہ حجازی مین 1287ھ 1870ء کو پیدا ہوئے جامعہ ازہر میں علم حاصل کیا، پھر سرکاری سکول گئے۔ انگریزی میں عبور حاصل کیا۔ الجواھر تفسیر القرآن کے نام سے 26 جلدوں میں ایک کتاب لکھی جس میں ایک خاص نہج میں چلے، جس کا اکثر حصہ تفسیر سے متعلق نہیں بلکہ عصری واقعات اور علوم کی بہتات ہے۔ اپنی ساری کتابوں کے لئے بڑے اور ضخیم عنوانات کا انتخاب کیا جن میں اکثر رسائل ہیں۔ آپ فصیح و بلیغ اور اعلیٰ درجے کے محقق تھے۔

الاعلام، ج3، ص183

Al-A'lam, Vol. 3, p. 183

[33] محمد اقتدار حسین فاروقی، ص،88

Mohammad Iqtidar Hussain Farooqi, p. 88

[34] ذاتی انٹرویو، عنایت اللہ، بمقام تحصیل بریکوٹ، بروز جمعرات، بوقت عصر6:30 بجے، بتاریخ10 مئی2023

Personal interview with Anayatullah, at Briakot Tehsil, Thursday afternoon, at 6:30 PM, dated May 10, 2023

[35] بخاری،، باب صاع من زبیب، رقم1437

Bukhari, Hadith number 1437

[36] ذاتی انٹرویو ، سید احمد خان، بمقام تحصیل بریکوٹ، بروز جمعرات، بوقت عصر6:30 بجے، بتاریخ11 مئی2023

Personal interview with Syed Ahmed Khan, at Briakot Tehsil, Thursday afternoon, at 6:30 PM, dated May 11, 2023

[37] البقرۃ:61

Al-Baqarah: 61

[38]عبس 32/31

'Abasa: 31/32

[39]محمد اقتدار حسین فاروقی، ص259

Mohammad Iqtidar Hussain Farooqi, p. 259

[40]یٰسین:33

Yasin: 33

[41]بخاری، باب اذالم یشترط السنین فی المذارعۃ، رقم2204

Bukhari, Hadith number 2204

[42]ذاتی انٹرویو، عنایت اللہ، بمقام تحصیل بریکوٹ، بروز جمعرات، بوقت عصر6:30 بجے، بتاریخ10 مئی2023

Personal interview with Anayatullah, at Briakot Tehsil, Thursday afternoon, at 6:30 PM, dated May 10, 2023

[43]عبس:28/26

'Abasa: 26/28

[44]ذاتی انٹرویو، عنایت اللہ، بمقام تحصیل بریکوٹ، بروز جمعرات، بوقت عصر6:30 بجے، بتاریخ10 مئی2023

Personal interview with Anayatullah, at Briakot Tehsil, Thursday afternoon, at 6:30 PM, dated May 10, 2023

[45] ذاتی انٹرویو، عنایت اللہ، بمقام تحصیل بریکوٹ، بروز جمعرات، بوقت شام8 بجے، بتاریخ13 مئی2023

Personal interview with Anayatullah, at Briakot Tehsil, Thursday evening, at 8 PM, dated May 13, 2023

[46] النحل:11

Al-Nahl: 11

[47] بخاری، باب مایوکل من الاضاحی ومایتزود منھا، رقم5252

Bukhari, Hadith number 5252

[48]عبس:29

'Abasa: 29

[49]ذاتی انٹرویو، شیر زادہ، بمقام تحصیل بریکوٹ، بروز ہفتہ، بوقت صبح8 بجے، بتاریخ15 مئی2023

Personal interview with Sher Zadah, at Briakot Tehsil, on Saturday morning, at 8 AM, dated May 15, 2023

[50]البقرہ:61

Al-Baqarah: 61

[51]ذاتی انٹرویو، موسیٰ خان، بمقام تحصیل بریکوٹ، بروز پیر، بوقت عصر6:30 بجے، بتاریخ20 مئی2023

Personal interview with Musa Khan, at Briakot Tehsil, on Monday afternoon, at 6:30 PM, dated May 20, 2023

[52]الانعام:141

Al-An'am: 141

[53] بخاری، باب اذالم یشترط السنین فی المذارعۃ، رقم 2204

Bukhari, Hadith number 2204